

پیش خدمت ہے کتب خانہ گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب ۔

پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں
بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے

<https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share>

میر ظہیر عباس روستمانی

0307-2128068

@Stranger

طالعہ الفریحہ



خاموش شکر



خاموش شکوے

ڈاکٹر انوری بیگم

پیش خدمت ہے کتب خانہ گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب ۔

پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں
بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے 📌

<https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share>

میر ظہیر عباس روستمانی

0307-2128068 📞

@Stranger ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️



دار الفکر جدید

۹۲۲، کوچہ روہیلا خاں، دریا گنج، نئی دہلی - ۱۱۰۰۰۲

(حقوق بحق مصنفہ محفوظ)

81-85785-32-5

قیمت	:	ایک سو پچاس روپے - ۱۵۰/-
اشاعت	:	۲۰۰۲ء
طباعت	:	انیس آفسیٹ پرنٹرس، نئی دہلی - ۲
کمپوزنگ	:	محمد یوسف، زیڈ کمپیوٹر پرنٹو گرافکس، نظام الدین، نئی دہلی - ۱۳
ناشر	:	اجے کمار ڈون
		ادارہ فکر جدید، ۹۲۲، کوچہ روہیلا خاں،
		دریا گنج، نئی دہلی - ۱۱۰۰۰۲

KHAMOSH SHIKWAY : Dr. Anwari Begum

IDARA FIKRE JADEED

922, Kucha Rohilla Khan, Daryaganj,

New Delhi-110002

۱۱	(بے خواب آرزوؤں کے نام)	انتساب	۱
۱۲		حرف اوّل	۲
۱۳		حرف چند	۳
۱۴		دو حرف	۴
۱۵		نگاہ عنایت	۵
۱۶		ساتھی ہر پل کا	۶
۱۷		خاموش شکوے	۷
۱۸		مظلوم بے بسی	۸
۱۹		مغرور بلندی	۹
۲۰		حیرت آفریں اختراع	۱۰
۲۲		نظم	۱۱
۲۳		خبر	۱۲
۲۴		صدائے درد	۱۳
۲۵		ہے خوشامد سے آمد	۱۴
۲۶		نگاہ برق	۱۵
۲۷		طاہر شعلہ افشاں	۱۶
۲۹		آتشیں پرندے	۱۷
۳۱		اضطراب دل	۱۸
۳۳		شعلے کی لپ لپاتی زبان	۱۹
۳۶		مسدود راہیں	۲۰

۲۸	جنون چاہتا ہے عشق	۲۱
۳۹	نوید منزل	۲۲
۴۰	عشق	۲۳
۴۱	نظم	۲۴
۴۲	پیغام	۲۵
۴۴	دل خوں ہو گیا غم سے	۲۶
۴۵	بے بسی	۲۷
۴۶	نظم	۲۸
۴۷	ایک نظم	۲۹
۴۸	نظم	۳۰
۴۹	خاموشی	۳۱
۵۰	اندیشہ	۳۲
۵۱	چنگاری امید کی	۳۳
۵۲	دل مضطر	۳۴
۵۳	نگاہ منتظر	۳۵
۵۴	نظم	۳۶
۵۵	التجاء	۳۷
۵۶	انتظار	۳۸
۵۷	بشارت زندگی	۳۹
۵۹	۱	۴۰
۶۰	۲	۴۱
۶۱	اور دہرائی تھرا انھی	۴۲

۶۳	خونی پنچے	۴۳
۶۵	جب دھرتی ڈولی	۴۴
۶۶	تذبذب کیسا	۴۵
۶۸	فطرت انسان	۴۶
۶۹	مغلوب اعتماد	۴۷
۷۰	پھول زخموں کے	۴۸
۷۱	دہشت زدہ تنہائی	۴۹
۷۲	خوف مرگ و حیات کیسا	۵۰
۷۵	کرن امید کی	۵۱
۷۶	۱	۵۲
۷۷	۲	۵۳
۷۸	جو نظر پڑی اس پر	۵۴
۷۹	شرم معصوم سی	۵۵
۸۰	مسکرا اٹھی ہوا	۵۶
۸۲	نظم	۵۷
۸۳	جادو	۵۸
۸۴	سکون دل	۵۹
۸۵	اتی سندر	۶۰
۸۷	ان کہی	۶۱
۸۹	گل پڑ مرده	۶۲
۹۰	نظم	۶۳
۹۱	سک اٹھی تنہائی	۶۴

۶۵	پرتو یادوں کا	۹۳
۶۶	زخمِ دل	۹۴
۶۷	مضربِ یادوں کی	۹۵
۶۸	نوائے زخم	۹۶
۶۹	پتھر	۹۷
۷۰	کوششِ رائگاں	۹۹
۷۱	نذرانہ	۱۰۰
۷۲	نظم	۱۰۱
۷۳	محبت	۱۰۲
۷۴	پھو بارِ یادوں کی	۱۰۳
۷۵	تنہائی	۱۰۵
۷۶	مضطرب آنکھیں	۱۰۶
۷۷	ہوا اس کو چے کی	۱۰۷
۷۸	کربِ انتظار کی	۱۰۸
۷۹	مضطرب نظریں	۱۰۹
۸۰	کیا کہیے کیا ہے عشق؟	۱۱۰
۸۱	پچھلے موسم کی خلش	۱۱۱
۸۲	ہم سفر اپنا	۱۱۲
۸۳	پیغامِ زندگی	۱۱۳
۸۴	۱	۱۱۴
۸۵	۲	۱۱۵
۸۶	سمندرِ منتہی	۱۱۶

۱۱۸	انتظار	۸۷
۱۱۹	سراپا انتظار ہے زندگی	۸۸
۱۲۰	سفر زندگی کا	۸۹
۱۲۱	حقیقی خوشی	۹۰
۱۲۲	کہاں ہے تو	۹۱
۱۲۳	کرن	۹۲
۱۲۴	ریہرسل	۹۳
۱۲۵	کوشش نامتام	۹۴
۱۲۷	صدائے بازگست	۹۵
۱۲۸	اس لمحے کا کرب	۹۶
۱۲۹	لمس	۹۷
۱۳۰	قدرت	۹۸
۱۳۱	ایک بوند پانی	۹۹
۱۳۲	نہیں! کاٹو نہیں!!	۱۰۰
۱۳۵	پرواز	۱۰۱
۱۳۷	اوچک نرچھن	۱۰۲
۱۳۹	واہری چتورائی	۱۰۳
۱۴۰	نظم	۱۰۴
۱۴۱	پیام آشتی	۱۰۵
۱۴۳	۱	۱۰۶
۱۴۴	۲	۱۰۷

بے خواب آرزوؤں کے نام

نہ جانے

کیوں.....؟

نہ معلوم

کہاں.....؟

روپوش

ہوئیں.....؟

اب کبھی

ملیں

یا

نہ ملیں

یا پھر ملیں

اور.....؟؟



حرف اول

زندگی کے

سمندر میں

چھوٹی بڑی ہزاروں

لہریں اٹھیں.....

چند

سال تک پہنچتے پہنچتے

معدوم ہوئیں.....

چند

گرفت میں آئیں.....

(انہیں گرفت لہروں کو)

میں نے

لفظوں کے پیکر میں

پیش کرنے کی

بھرپور

کوشش کی ہے.....

مجھے اس کی

خیر نہیں.....

یہ کوشش کامیاب ہے

یہ کوشش نامقام

ہیچ

کوشش رہا ہے یہ.....

حرف چند

ڈاکٹری انوری بیگم کی نظمیں میں نے پڑھیں۔ فن نظم سے یہ واقف ہیں۔ ان کے یہاں جو تجربے ہیں وہ آنچ آگئیں ہیں۔ ان کی پیش کش میں انہیں کامیابی ملتی ہے۔ اتنا ہی نہیں میں نے تو ان کے یہاں سادگی میں ہنر اور ہنر میں سادگی دیکھی۔ اسے یہ مسلسل برتنے کی بھی کوشش کرتی ہیں اور یقیناً ان کا اپنی شاعری سے متعلق یہ مخصوص رویہ ان کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

میری نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر اختر یوسف

صدر شعبہ اردو

راپنچی یونیورسٹی، راپنچی

دو حرف

شاعری اک آتش سوزاں ہے جو اپنے خالق کو اندر ہی اندر سنگسار کرتی رہتی ہے۔ انسان جل جل کر راکھ ہوتا رہتا ہے اور شعلے اور دھواں کہیں نظر نہیں آتا۔ انسانی جذبات اس کی فکر اس کا رد عمل الفاظ کے پیکر میں ڈھلنے سے پہلے زندگی کی بھٹی میں تپتے اور جھکتے رہتے ہیں۔ تب کہیں جا کر شاعری اسے اپنے اندر سمیٹتی ہے۔ ”خاموش شکوے“ کی شاعری نے نہ صرف زندگی کو جھیلایا ہے بلکہ اس سے آنکھیں پیر کی ہیں۔ ان کی شاعری میں اس آتش سوزاں کی لپک تو ملتی ہے جسے شاید ابھی اور تپنا اور گلنا ہے۔ زندگی جیسے اندھیرے کی گلیوں سے روشنی شاہراہوں کی طرف کا مزن ہو رہی ہے ایک زمینی ایک خوش آہنگی ان کی شاعری کا حصہ بنتی محسوس ہو رہی ہے۔ یہ ان کی شاعری کی سفر کا آغاز ہے امید کرنی چاہیے کہ آگے والے سفر میں مزید روشنیوں کا سونامی آئے گا۔

ڈاکٹر عبد القیوم ابدانی

شعبہ ادب، قورنڈو خان

رائی وینورسٹی، رائی

نگاہ عنایت

آنکھیں

لب

دل

اور

قدم

کوئی میرے

بس میں نہیں.....

جب سے

تو نے

شفقت اور عنایت

کی نگاہ

ڈالی

مجھ پر.....!!

☆☆☆

ساتھی ہر پل کا

میں نے

اسے دیکھا.....

نہیں

کبھی نہیں.....!

بس

سنا

ایک سے

ہزاروں سے.....

ہر ایک سے

اب

دوپے میرے دل میں

آنکھوں میں

ہنسوں میں

ہر ایک پل میں

خاموش شکوے

دونوں

خاموش تھے.....!

کسی نے کسی سے

کچھ نہیں کہا.....،

چہرے

لہروں سے بیگانہ

پُر سکون تھے.....،

نظریں

آنکھوں کی جھیل میں

غوطہ زن تھیں.....،

مگر

دل کے دریا میں

طوفانوں کا

شور تھا.....!!



مظلوم بے بسی

قیامت خیز لہروں نے

آواش میں

الاکھوں بے بسوں کو

کرب و غم سے

بھڑکتے

شعلوں میں ڈالے

جیسے ہوئے کرب و بے بسی کی کام

مظلوم دھوم میں

سننے لگے

بے بسی کی

متعلوکی

بکری

کے

آواش سے

مغرور بلندی

مظلوم آہیں
آسماں کو چومتی
مغرور بلندیوں سے
ٹکرائیں.....
شعلے
بھڑکے
چینیں ابھریں.....
شہر
گاؤں
اور
ویرانے
دم بخود رہ گئے.....
ہونٹوں
پہ
ان کے
سوال
پچھنے کے.....

۱۹۹۱

حیرت آفریں اختراع

حیرت آفریں

اختراعیں

دانتوں میں

انگی دبائے.....

بے حس و حرکت سی

شعلوں کی

پہیلی زبان

دیکھو رہی تھیں.....

گھٹا گھوڑا دھو میں

دم گھٹے لگے.....

جس پر

نظریں

آہ پڑا تھا میں

اور

دھڑلے دھڑلے

زبان بیباتی

مغرور بلندیاں

بے بسی سے

زمین کی

آغوش میں

منہ چھپا بیٹھیں.....!!

☆☆☆

نظم

یہ ایک.....

ہاں

اندازے.....

مشتعل ہوئے ہوں نے

پیاروں جاں

وہ.....

پہ

مظاہر —

ہاں

تجربہ

خبر

فون کی گھنٹی

جج اٹھی.....!

مرمریں سے ہاتھ

آگے بڑھے.....!

ریسیور اٹھایا

سماعت

تڑپ اٹھی.....!

لبوں نے

حیرت سے پوچھا

کب؟

کیسے؟

ٹھنڈی آہیں

اُجھریں

اور

کہا

اب کیا ہوگا.....؟؟

☆☆☆

صدائے درد

یہ بھی

ہا ریکی ہے.....

نہیں کوئی

روشنی نہیں

چاندنی نہیں

سورج کی روشنی نہیں

جبریل جتنو بھی نہیں.....

یاروں جانب

جھکیں

چراغِ نغمہ

پروانگی

کے تاج بھی.....

ہے خوشامد سے آمد

آوازیں

کو نے میں

دبک گئیں.....!

الفاظ کے دم

گھٹنے لگے.....!

قلم کی زباں

متشکر ہوئی.....!

لہراتا جود یکھا

خوشامد کا آنچل

چاروں جانب.....!!

☆☆☆

نگاہ برق

اچھی تو

تھے تھے

تھے

کیا نہ تھا.....

تھے

تھے

تھے

تھے

تھے

تھے

تھے

طائر شعلہ افشان

دُوت ہے تباہی اور بربادی کا.....!

جہاں جاتا ہے

بد امنی پھیلاتا ہے.....!

خوفناک یم دُٹ ہے.....!

اسے دیکھتے ہی

روح

آکاش کی جانب

پرواز کرتی ہے.....!

تاریک و سیاہ رات ہے

جس کے آتے ہی

دہشت، کک خاموشی

راج کرتی ہے.....!

بادل ہے تباہی و بربادی کا.....!

اس کے برستے ہی

ویرانی ابلہاتی ہے.....!

اک سفاک قاتل ہے

جہاں جاتا ہے

قتل عام

کرتا ہے....."

میں نے

آتشیں پرندے

بسیط

بے کراں

خاموش سمندر.....!

اپنے دامن میں

ہزاروں طغیانی

سمیٹنے.....!

لبوں پر انگلی دھرے.....!

اپنے سینے کو چیر کر

آسمان کی طرف پرواز کرتے

آتشیں پرندوں کو

دیکھتا رہا.....!

چاند تاروں کی ردا اوڑھے

نیلگوں

بے نثار آسمان

حیرت زدہ.....!

بجھی سمندر کو

”جی ان پرندوں کو یہ سار با.....“

جو

پر واز کرتے رہے

اور سخی ماگل زردالہ سے

دیتے رہے.....

میں کاکس پتے ہی

انہ سے

چھت پتے

اگر

پہلپاتی زبان کے مغریت

برآمد ہوتے.....

سب ان

تھیں، چیت

تھیں، چیت

نہیں، چیت

نہیں، چیت

نہیں، چیت

نہیں، چیت

اضطراب دل

اُترے

آنے والی گرم ہواؤں

کچھ تو کہو

کیا حال ہے ان کا.....؟

ساتھ تمہارے

ان کی

ناچاری

اور

نا سازی کی

آہیں تو نہیں.....؟

نا توانی

اور نا مراد کی کے

نا لے تو نہیں.....؟

اپنوں کے دیے

دُخم دل کی

سک کی

آہ سوزاں تو نہیں.....؟

یا

پھر

کا مرانی اور

ظفر یا بی کو

گھٹنے کی

گرم جوشی

کی تپش ہے.....؟؟

~~~~~



## شعلے کی لیلیاتی زبان

جنگل.....!

میں آگ برسی

چھوٹے بڑے آشیانے

جل کر خاکستر ہوئے.....!

آسمان کو چھوتے

اونچے اونچے پہاڑ

شعلوں سے

گلے مل کر جلے.....!

گہرے

پیچید اکہف

شعلوں کو

تھپکیاں دیتے جلے.....!

خوش نما، خوش رنگ

خوش گلو

پرندے

شعلوں کی آغوش میں

گہری نیند

سو گئے.....

مگر

ہمیں ڈر کیسا.....؟

کیوں

ہم ابھی سے

کنویں کھودیں.....؟

دور

بہت دور ہیں

وہ شعلے ہم سے.....!

چلو

چل کر

اٹمینان سے بیٹھیں

اور

دیکھیں

یہ

انڈے آسمان سے

بارتے ہیں.....

یہ

شعلے آہوں

پہ پہ

آسماں چھوتی ہیں.....؟  
کیسے

پندے تڑپتے  
پھڑ پھڑاتے

بے سدھ ہوتے ہیں.....؟  
کیسے

بادل  
لبوں پر انگلی رکھے

تماشے دیکھ رہے ہیں.....؟  
ایک خوف سا  
اندر رینگ گیا  
آگ

ہمارے آشیاں تک پہنچی.....!

چپ.....!!  
کیا کہتے ہو.....؟  
ابھی

ہمارے آشیاں سے

شعلے بہت دور ہیں.....!

ہم کیوں ابھی سے سوچیں

اور خون جلائیں.....!!

☆☆☆

## مسدود راہیں

وقت کے دریا میں

بتے جا رہے ہیں.....!

تیز تھیزوں سے.....!

سر نکراتے

جا رہے ہیں.....!

انگاہیں دیکھتی ہیں

ساحلوں کی جانب.....!

کناروں سے دور

بتے جا رہے ہیں.....!

خامت کے نہیں

مذہبوں

حیرہ رہے ہیں.....!

سیپ کا

مسدود



کھٹکھٹاتے

جار ہے ہیں.....!

دہشتناک طوفانیں

آنکھیں دکھاتے ہیں.....!

ان سے

آنکھیں چار کرتے

جار ہے ہیں.....!

مچھواروں نے

جال پھینکا ہے.....!

ان سے بچ کر

نکلے جار ہے ہیں ہم.....!!

☆☆☆

## جنون چاہتا ہے عشق

راہِ عشق

کا نموں سے

استقبال کرتی ہے.....

جنون عشق

ان کا نموں و

کے اکا تہ.....

تڑپ اٹھتا

میر

چہر

(1) مسکراتا ہے

## نوید منزل

ظلمت کے

دریا میں

روشنی کی کشتی

ساحل سے نکراتی.....!

ٹوٹتی

بکھرتی

مگر

آگے

منزل کی جانب

بڑھتی

جاتی ہے.....!!

☆☆☆

عشق

سکھتے چراغ نے

ہم ہر شخصیت

صبا سے کہا.....!

رات

پر وانیوں نے

جان دے دی.....!

صبا

روئی

سر چٹکتی

پھری.....!

نہ

پہن میں

ما مہولی.....!

مگر

کسی کی آغوش میں

فریب

نہ ہوئی.....!

## نظم

معصومیت

کراوا انھی.....!

چھینیں

ترپے لگیں.....!

ان کی

بے کسی دیکھ کر

آگ کی پلپاتی زبانیں

آہیں

بھرنے لگیں.....!

آہیں

جب تاب نہ لاسکیں.....!

آسمان کی جانب

بھاگیں.....!

آسمان تھم اٹھا

تھر.....!!





## پیغام

اے ہوا.....!

ان کی جلتی پیشانی

چوم کر

انہیں میرا سلام کہنا.....!

میری

بے بسی اور مجبوری تو

تو بیان نہیں کر سکتی.....!

ہاں

ان سے ہونا

دل میں میرے.....!

قیس

سوز

خلع اور

دست

تو کہہ رہا ہے.....!

چین اور

سکون

مجھ سے خفا ہیں.....!

اور نیند نے بھی

ساتھ چھوڑ دیا ہے

اور.....!

مگر.....!!



پیش خدمت ہے کتب خانہ گروپ کی طرف سے  
ایک اور کتاب ۔  
پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں  
بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے 📖

<https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share>

میر ظہیر عباس روستمانی

0307-2128068 📞

@Stranger ❤️❤️❤️❤️❤️❤️

## دل خون ہو گیا غم سے

شفقت اور محبت

کی دیوی.....

دیکھوں کو

گلے لگانے

اور

مصائب سے

جو تھنے والی

مٹی.....

فضاؤں میں

کو بجتی چٹانوں.....

نوا میں

منشہ

ہوں بہ سے

مقدمہ

بے یار و دوستی

بے بسی

دیکھ

ان کی سفاکی

لرز اٹھتا ہے دل.....!

غم سے سینہ

شق ہوا جاتا ہے.....!

روتے روتے

آنکھیں اب تھک گئیں.....!

آنسو بھی اب

ساتھ نہیں دیتے.....!

پچھلے جہنم میں

ایسا کیا کیا میں نے

اپنوں ہی کا خون

پی پی کر

کھجور منہ کو آتا ہے.....!

\*\*\*

## نظم

پیر.....

تے

آشیاں کا قصہ

نصب العین

سب قریں

ہیں

ایک و نہیں

پہ

یوں اور یہ

تشیہیں ہیں



## ایک نظم

ہر لب زخم  
تم سے پوچھے گا.....!  
کوئی بھول  
ہو گئی ہم سے.....!  
کیوں تمہاری نگاہیں  
بدلی ہیں.....!  
کل  
تمہیں  
سایہ سایہ تھے لیکن.....!  
آج کیوں  
ہم سے یوں  
گریزاں ہو.....!!



## نظم

ہوائے

سرگوشی کی.....

نہ جانے

کیا کہا.....

دل

رات بھر

خود تر پتا رہا.....

مجھے بھی

بے قرار کیا.....

آدھنغاں سے اس میں

رات بے خواب ہوئی.....

ستم رسیدہ تے

تو پائے

.....

## خاموشی

خاموشی

درد سے

کراہتی.....!

پلکوں میں

آنسوؤں کا سیلاب

چھپائے.....!

آسمان سے

برستے

ظالم

انگاروں کو دیکھتی.....!

معصوم تمناؤں کی

چیخ و پکار

سنتی.....!

ان کی بے چینی دیکھ

ترپ اٹھتی

مگر.....!!!



## اندیشہ

مضطر

ہواؤں.....!

کہو

کچھ تو کہو.....!

تمہاری آنکھوں سے

بہتے آنسو

تھمتے کیوں نہیں.....!

تمہاری سانسیں

کیوں

اخڑ کی اخڑ کی

فی ہیں.....!

یوں

تمہیں پل بھر دھتی

تو رہیں.....!

کے.....!

## چنگاری امید کی

امید کی چنگاری  
صحرا نور دی کرتی.....!  
بستر مرگ پر  
کروٹیں بدلتی.....!

ردائے ہجر کی  
سلوٹیں گنتی.....!  
زخم دل پر  
مرہم رکھتی.....!  
صرف  
ایک  
چنگاری کی  
امید میں.....!!

☆☆☆

## دل مضطر

اے دل.....

رک

منجیل

اتنا نہیں.....

ایک

دوست تھا تو

نہ

آریب

آریب

جدا آریب



## نگاہ منتظر

عقل و تکبر نے

مثل نمرود

آتش فشانی کی.....!

حیرت زدہ

بصارت و سماعت

منتظر

کی منتظر رہیں.....!

کہ

گوئے

اب گوئے

عدائے تو

کہ.....!!!

~~~~~

نظم

انکاروں کی

پوش میں

جدا منظر

میں

پتے آئے

میں

میں

میں

میں

التجا

ملتی آوازیں.....!

خلاؤں میں

سرچمکتی پھریں.....!

کسی نے سنی نہیں

خود تو نے بھی نہیں سنی.....!

تو.....!

اتنا سنگ دل تو نہیں

پھریوں

تو نے سنی نہیں.....!

کیا یہ اگنی پریشا ہے.....!

اگر

ہاں

تو اب نہیں

بس اب اور نہیں.....!!



انتظار

و.....!

مجھے بھول گیا

یا امتحان لیتا ہے میرا.....؟

اتنا تو

مجھے پتہ نہیں.....!

مگر ہاں

اب بھی

یہ دل ٹڑپتا ہے

تیرے لئے

صرف تیرے ہی لئے.....!

بہ پہل

تیرے رومہ

انکھی رورتا ہے

پھر روتا ہے

کیسے تجھے یاد دل گیا میں

یہ نہ کہہ میں

.....!

بشارت زندگی

لہروں کو چھیڑتی
چنچل مسرور ہوا.....!
لہروں سے کھیلتی
مستی میں جھومتی ہوا.....!
ساحل سے بھڑکتی
ساحل تک پہنچاتی.....!
نشے سے لڑکھڑاتی
متوالی ہوا.....!
دامن کہسار پر
انگھیلیاں کرتی.....!
سبز و زاروں پر لوتی
مغمور ہوا.....!
آبشاروں
سے سنگ کھیلتی
پہسلتی

کو دیتی.....!

سہتی

مچلتی

معصوم ہوا.....!

ظہانوں میں گرتی

پدراتی.....!

تہتی

بھرتی

پیغام زندگی دیتی

معظم و معتمد ہوا.....!

(۱)

اُنکھ چلا قافلہ ہے
اسے غافل تجھے
معلوم نہیں راستہ ہے

(۲)

آس نہیں ہو جاتی ہے
مشق ایسی آتش
جہیز بھیندہ لگاتی ہے

اور دھرتی تھرا اٹھی

لہو لہان وقت نے دیکھا
دھرتی کی جانب
دھرتی کا سینہ شق ہوا
فلک بوس عمارتیں
منہ کے بل گریں.....!

چٹخیں بلند ہوئیں
ملبوں سے چہرے نمودار ہوئے.....!
سہمی سہمی نظروں سے
دیکھا ادھر ادھر.....!
ٹھنڈی آہیں ابھریں
دھرتی تھرا نے لگی.....!
مارے دہشت کے
عمارتیں
دھرتی کے سینے میں

منہ چھپاتے نکلیں.....!

اجیں اجریں

زخموں کا لباس پہنے

.....

.....

تھکی تھکی نظروں سے دیکھا

سناووں کا راج.....!

.....

.....

زندگی دہر کر بھاگی

.....

.....

.....

خونی پنجے

لس.....!

برقی لہر بن کر

اندرون میں

اُترا.....!

اندر

ایک مہیب غار

کے دہانے پر

خونخوار شیر

پنجے پھیلائے

منہ کھولے

کھڑا تھا.....!

خون کی پیاسی زبان

باہر لٹک رہی تھی.....!

دہشت ناک آنکھیں

جسم کے

ایک ایک اے

گھوڑے ہی تخصیص !

خونی پتے

21

..... ہے۔

64

اور زور سے بھاگے

△△△

جب دھرتی ڈولی

ملبوں کے کفن
سے نکلے ہاتھ
ورد و غم سے

نالوں کنناں ہیں
المدد

المدد.....!

موت کے پنجوں
میں پھنسی
زندگی

بیچ و تاب
کھاتی

ما تم کنناں ہیں
المدد

المدد.....!

لہو لہان تربت کی
آغوش میں
ترپتی چٹخیں

فریاد کنناں ہیں
المدد

المدد.....!

تذبذب کیسا

ملبوں کے نیچے

کون ہے جو اپنا ہے

ملبوں سے نکلے

میتے باتجو

کس کے ہیں

ملبوں سے اچھوٹے مہلی

دو مہلیں چینی

کس کی ہے

ملبوں میں مہلی

بے بسی

سب مہلیں دھنس

ساحل پر

سے اڑنے کی بات

دھڑکتی ہے

کسے بچاؤں

کسے نکالوں

کون اپنا ہے.....؟

یہ اپنا ہے

نہیں

یہ اپنا ہے

نہیں

یہ کہیں.....؟

سارے ہی.....؟؟



فطرت انسان

آسمان.....!

دم بخود ہے

دھرتی حیرت زدہ

سوچ رہی ہے.....!

پند بھنگوں سے

منہ فی صبا

امداد سے

آتے ہی

چریوں

بگڑتے

مغلوب اعتماد

اور
ہوا نہیں
سکتے کے عالم میں
کھڑی ہیں.....!
سمتیں

بے زبان سی
اک ایک کو
دیکھ رہی ہیں.....!
بلندی پر اڑتا
اعتماد کا طیارہ
ضرورتوں کے
پہاڑ سے ٹکراتا.....!
توازن کھو بیٹھا
اور بکھر گیا
پھر.....!

پھول زخموں کے

انفرت

اور

تعارف

کے پتھروں سے

دل

چور چور ہوا.....

زخموں سے

پھول کے

لبو شہو میں

مشتہ ہوا.....

نہرت سے

بہاؤں پرچہ

دہشت زدہ تنہائی

یہ ایک

شیطان بیدار ہوا.....!

دیکھا

چاروں جانب

دزدیدہ نظروں سے.....!

خبیث روحمیں

منڈالنے لگیں

تہجائی

در سے کانپ اٹھی.....!

چاروں جانب

حیرت سے دیکھا

اور

گاری ڈورتے

بھاگی.....!

.....

خوف مرگ و حیات کیسا

نیلے بیکراں آسمان کی

آغوش میں

مچلتے

کھیلنے

ہمکاتے چاند تاروں کی

سروش میں سر

مستی میں

تیموتی

براقی بوا

مغھم میں

مرتبت

دائیں سائے تری

ہاتھ اپنے

نہیں بچھتے

نہیں بچھتے

چھلک پڑیں.....!

مچلتی

اٹھلاتی

گنگناتی آبخاروں نے

کھسار کی

آنکھوں کے لبریز پیمانے

جو

چھلکتے دیکھے.....!

افسردگی سے

دھرتی کی آغوش میں

منہ چھپا کر سسک پڑیں.....!

دکھش و دل فریب

نرم و نازک

رزگار جنگ و معطر

پھول.....!

ان کی حالت پر

مسکرائے

اور کہا

خوف مرگ و حیات کیسا؟

جب اس پر

اپنا اختیار نہیں.....

بھینٹ جھینٹ آوارہ سی خوشنوم.....

اداسے ہار سے چلتی

سباؤ دیلے.....

جس کے

دامن میں

زندگی

مکمل رہی تھی.....

کرن امید کی

مایوس نہ ہو

اے دل

سبق حاصل کر.....!

روشنی

خوشبو

زندگی

اور

دلکشی کا.....!

جگنو

پھول

سورج

اور

چاند تاروں سے.....!

☆☆☆

(۱)

مضارب ہوا کرتے ہیں

چینے لگا کر

فخروں میں لڑتے ہیں

(۲)

گاؤ میں سرگرداں ہیں
جوانی و حسودیت
یوٹھاپا خوں فشاں ہے
☆☆☆

جو نظر پڑی اس پر

آنکھیں.....

مسکرائیں

رام رام

تجوم اٹھے.....

قدم

تیرا اے.....

لب

جیوئے

یہ ہیں

میں

تجسبات

شرم معصوم اسی

اپنے دوپٹے کا

کونا

دانتوں میں دبائے

شرم سے

گنگنا رہو

جب

اس نے دیکھا

پھر آنکھیں

جھٹکائیں

میرے

قدموں کے نیچے

دھرتی

پہنپنے لگی..... ۱۱

کیا یہی..... ۱۲



مسکرا اٹھی ہوا

چتے چتے

اس نے کچھ کہا

آنکھیں متخیر ہوئیں!

دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں.....

قدم

لڑکھڑانے لگے

ہوائے سہارا دیا.....

قدم سنبھلے

تیزی سے بھاگے

—

میرزا ہوا دیا.....

نظریں

سہمی کی تلاش میں

سارا دن

بٹھنے بیٹھنے

منتظر نظروں سے
نظریں چار ہوئیں
نظروں نے
نظروں سے
کچھ کہا.....!

چہرہ گلنار ہوا

اور

ہوا

مسکرا اٹھی.....!



نظم

نہ معلوم

نظروں نے

اشاروں ہی

اشاروں میں

گیا کچھ

ایسا بے دیا

شر سے

مختار ہم

نظریں

چپ میں

چمکان

تسکین

جادو

زندگی.....!

ہموار

راستے پر

گرد و پیش سے بے نیاز

رواں تھی

اچانک

راہ گزر

نا ہموار ہوئی.....!

قدم گرتے سنبھلتے

لڑکھڑاتے

بڑھنے لگے.....!

آٹھکھیں

کچھ کچھ بولنے

بہت کچھ سمجھنے لگیں

اور تب ڈرنے بھی لگیں.....!

یہ کس نے

جادو کر دیا

مجھ پر.....!!

سکون دل

سُکو.....!

پیشانی پر

شکلیں مت ڈالو.....!

تھوڑی دیر

بس تھوڑی دیر.....!

تمہیں

دیکھوں اور چلی جاؤں.....!

اگر تم نے

چھو کہا تو

سُکو

ورنہ یوں ہی چلی جاؤں.....!

دلشاد ہو جاؤں.....!

اگر ہونٹوں کے پھول

ہاتھ کے پاؤں.....!

۶۴۵

اتی سمندر

ساحل سمندر.....!

بنیتیں، بگڑتیں

ملتیں، پچھڑتیں

موجیں.....!

کنکنی دھوپ

نرم و ملائم

بھگی بھگی سی ریت.....!

دور

بہت دور

ڈوبتا سورج.....!

چاند

چاندنی

جوار بھانا

چپ چپ کر

دیکھے ستارے.....!

گلزار چہرہ

جسکی جسکی نگاہیں.....

کیا.....؟

پہنا

مگر سندر

اتی سندر.....

ان کھی

میں.....!

کیا کہوں.....؟

کیسے کہوں.....!

کچھ بھی

میرے بس میں نہیں

دیکھتے ہی تجھے

نظروں میں

قوس قزح لہراتی.....!

دل مسرور ہوتا

بھاگتا

تیری جانب.....!

روم روم

تحرک اٹھتے

مگر

دوسرے ہی پل
ایک ہی سوال لئے
گھورتی نظریں

اُن کبے سوالات
لبوں پہ
دم توڑتے ہوئے.....!

کچھ
بہت کچھ پوچھتے.....!
اور میری نظریں.....
سہم کر بکھرتے، پھیلتے
رنگوں میں
گھوکر رہ جاتیں

دل سہم جاتا
اب تمہیں ہو
میں کیا ہوں
میسے نکلا
یا اب بھی

گل پژمرده

دم رخصت
ہیں ہاتھوں میں
مالا پھولوں کی.....!
آنکھوں میں
چھل چھل کرتا پانی.....!
ساتھ
کیا
لے جاؤں اپنے.....!
لوں مالا
تو چھلک پڑے پانی.....!
مرجھائے
پھول
جو لے لوں پانی.....!!

☆☆☆

نظم

درد سے کراہتا

خون کے آنسو روتا.....

سکھتا

تمناؤں کا

خون کرتا.....

پینوں کی

کرچیاں بکھیرتا

مجھ سے

خیدا ہو گیا.....

اور ایک

وردت ترہ

دے گیا.....

۱۹۹۵

سک اٹھی تنہائی

تنہائی.....!

بلک بلک کر

روتی تنہا.....!

عاقباتیں

یادیں

کراہتی

ہیں تنہا.....!

قسمیں

وعدے

گلے

شکوے

قول وقرار.....!

آنسوؤں کے دریا میں

اُبھرتے

ڈوبتے تنہا.....!

آنکھوں کی نمی

لبوں کی مسکراہٹ

افسردہ سی.....

روتے روتے

سو گئی تنہا.....

انتظار کی لذت

دردِ دل کی کسک.....

سبک سبک کر

روئی تنہا.....



پرتو یادوں کا

آنکھوں کی جھیل میں

پچھلے موسموں کی

یادیں

اپنا پرتو دیکھتیں.....

کبھی

مسرور ہوتیں

اور

کبھی

مغموم ہوتی ہیں.....!!

☆☆☆

زخمِ دل

حیرت زدہ نظریں

..... نظموں سے گرا میں

زخمِ دل

..... تازہ ہو

رہیاں بھریں

اور اس قدر

نظموں نے

..... نظموں نے

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

پیش خدمت ہے کتب خانہ گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب ۔

پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں

بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے 📌

<https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share>

میر ظہیر عباس روستمانی

0307-2128068 📞

@Stranger ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️ ❤️

مضرب یادوں کی

آنکھیں

کیف دیدار سے

مخمور ہوئیں.....

چہرہ لمس سے

گنوار ہوا.....

لب لڈت دیدار سے

مسرور ہوئے.....

دل کے تاروں کو

کسی کی

یادوں نے

چھیرا شاید.....

☆☆☆

نوائے زخم

یادوں کی

خند و تیز ہوائیں

چلیں.....

مغموم دل کی

جھیل میں

لہریں اٹھیں.....

وردے

دکھتے پچھلوں کو چھیریں.....

آرزوؤں کی آنکھوں سے

خون کے آنسو

بہہ نکالے.....

۱۱

پتھر

ندی
گھر سے نکلتی
منزل کی جانب بڑھتی
پتھر سے گلے ملتی
سکتی، روتی
مگر

پتھر دلجوئی نہیں کرتا.....

ہوا.....

مستی میں جھومتی۔

رخت سفاٹھا

اپنوں سے ملتی

پتھر کو چومتی

مگر

اس کے سر سے سر

چتر نہیں ملاتا.....

لوتی شاخیں

درا سے

کراہتیں

ماتحتی نگاہوں سے

ہمکتیں

مگر

کے مل کر

چتر نہیں روتا.....

پیارے، پیارے اور تھوڑے پیارے

پلی چہرے اور تھے

ترتیب کا نہیں

۱۱

چتر نہیں ملتا

کوشش رائگان

جاؤ.....

پوچھو.....

حالت دل

ان

آنسوؤں کے

تاروں سے.....

جو

بھانے گئے تھے

سوزش دل

بڑی شان سے.....

مگر

خود

تڑپتے، ہلکتے

بھاگے

روتے روتے.....

☆☆☆

نذرانہ

اس نے

زخم دل سا

قیمتی تحفہ دیا.....

زخم دل

نے بھنا

درد بھری

آہوں کا گلدستہ.....

درد بھری

آہوں نے

پے مردوں کا چہرہ

نکھایا.....

نظم

دلکش و دلفریب
ہے ضرور
مگر

بے مروت ہے.....

کیوں

جی دوں اس پر

کیوں

وفا کی

امید کروں

اس سے.....!!

☆☆☆

محبت

محبت

رخصت ہوئی

یہ لہر آ.....

دنیا میں

خود غرضی

راج کرتی ہے

اور

محبت

خود غرضی

۱۱..... آدمیوں میں

۱۲..... جہلی نہیں

۱۳..... جہلی نہیں

پھوہار یادوں کی

میں.....

ورد و غم کی ماری

آنکھیں بند کئے

دل کی بے چینی پر

ترپ رہی تھی.....

بھیننی بھیننی

آوارہ سی خوشبو لئے

چنچل ہوانے

نہ جانے

کیا سرگوشی کی.....

آنکھیں کھلیں

دیکھا

تمہارے

شب و روز کی داستانیں

کہہ رہی ہیں

مستی میں جھومتی

بہراتی

بلکھاتی

اٹھلاتی ہوا اور ندی.....

نیلگوں آسمان کی

آغوش میں

آنکھ مجھ کی کھیلے

تباہ چاند اور تار.....

دامن بھسار میں

نمذاتی

مستکراتی

رواں آہستہ

اور

نہایت

الہامیوں کی.....

تنہائی

تنہائی
گمِ سُم سی
خاموش بیٹھی.....
ساحل سے ملنے کی تمنا
دل میں سجوئے
بے تاب
لبروں کی
بے چینی.....
دیکھ رہی ہے.....!!



مضطرب آنکھیں

سرگرداں

بھٹکتی

مضطرب

.....نگاہوں نے

جو

بے چینی اور

تڑپ

.....دل کی دیکھیں

بے اختیار

.....بول پڑیں

یاد میں تیری

مضطرب

دید و دل

.....دافن ہیں

ہوا اس کوچے کی

زلفوں کو
چھیڑتی.....
رخساروں کو
چمکاتی.....
لبوں کو
چومتی.....
آنچل سے
کھیلتی.....
مستی میں
جھومتی.....
بہکتی
مسکراتی ہے
یہ آج
کس سے
مل کر
ہوا آئی ہے.....!!

☆☆☆

کرب انتظار کا

پیاہی نظروں کی

جھیل میں

درو کی

لہریں مچلتی ہیں.....

رورو کر

دل میں

ایک لکڑی

.....

ہیں

.....

.....

مضطرب نظریں

حدنگاہ

پھولوں کی

روش بجھائے.....

گلبار نظروں سے

کسی کی راہ

دیکھتی نظریں.....

اچانک

مضطرب ہوا تھیں

کہیں

پھولوں میں موجود

کوئی کانٹا

لبو لبہاں نہ گردے

یادیں کو

اس کی.....



کیا کہیے کیا ہے عشق (ہندی)

پیش ہے

ایک پریم پجاری

اور ہے

ناری پریم، یوانی

قل نیوز

پیموڑ (پیموڑ)

پمول پمول

میں ہے

نہی ہے

میں ہے

میں ہے

میں ہے

پچھلے موسم کی خلش

دل

کے تاروں کو

چھیرا

کس نے.....؟

پھر وہی نغمے جاگے

وہی

آہیں اُنھیں.....

پچھلے

موسم کی

پھر

خلش جاگی....."

☆☆☆

ہم سفر اپنا

اور جب
خوشبوؤں نے
پلکوں کی
چلمن سے
جھانکتے
جھللاتے موتیوں سے کہا.....
کس نے
ساتھ دیا
زخموں کے سوا؟
ہونٹوں پر
قبسم کی
شفق کھلی
اور
کسک
گہری کسک نے
سہارا کیا
ہنگامیں
تلی رنگ و بو

پیغام زندگی

منزل کی جانب
بڑھتی ندی.....
مستی میں جھومتی
اچھلتی
لہراتی
ہلکھاتی
پیغام زندگی دیتی ندی.....

راستے روکتے چٹانوں سے
ٹکراتی
لڑکھڑاتی
سنبھالتی.....
مسکرا کر دیکھتی
اور
کہتی
یہی ہے زندگی
ہلکھاتی
آگے بڑھتی ندی.....!!



۱۱

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على

سيدنا محمد وآله الطيبين

(۳)

ایک بھی مستان نہیں

اکھوں عاشق ہیں

تیرا دیوانہ نہیں

بہت بہت

سمندر منتہن

چودہ رتن کی

پاؤ میں

زندگی کے سمندر کا

منتہن کیا.....

جسم و ذہن

تھک کر

چور چور ہو.....

سین سے

یہ دہن سر ہو گئے.....

ایک دم

سب

تب

باتھو آ

پنڈ قسط - امرت

امرت
اوروں کی جھولی میں
ڈالی
اور
خود پیاز ہر
صرف زہر.....!!



انتظار

انتظار میں

تمہارے

لذت دینے انتم اب

ہے

تجربہ بخش رہا ہے

میں نے

سراپا انتظار ہے زندگی

زندگی

سراپا انتظار ہے.....!

صبح مضطرب

دوپہر کے لئے.....!

دوپہر

پہلو بدلتی

شام تک.....!

شام

سنورتی

رات سے ملنے.....!

رات

کرومیں بدلتی

راودیکھتی

سپہنوں کی.....!

اور

سچ.....!

سفر زندگی کا

خون کے دریا میں
غوطے حالی آتی

..... زندگی تنہا.....

خون آشنا مہروں سے
مقابلے کرتی

..... زندگی تنہا.....

آرزوؤں کا
خون کرتی

..... مائیں کی جانب بڑھتی

خون بھر چکی
خواب پر مانی

..... زندگی تنہا.....

خون سے آسودہ ہوئی
خون سے بھری

خون تھوکتی
خون آواز دھوکتی

..... زندگی
..... زندگی

حقیقی خوشی

میزر نیٹی وارڈ میں
بٹھی ماں کی
جھیل سی
آنکھوں کی چمک.....!

چہرے
دھندلے ہو گئے
شاعروں
موجدوں
اور
فنکاروں کے.....!

☆☆☆

کہاں ہے تو؟

باران پیچھے
بریک چھوڑا
جسم لہرایا
گرا

تڑپنے لگا

.....

زخموں کے منہ

.....

پوچھنے لگا

باقی اظہار

مستقیم زخم

پارائے

الہ

الہ

مستقیم اظہار کے

.....

.....

.....

کرن

کرن کے
بنتے ہی کرن
مفلسی نے
حملے
کردے

اور پھر.....!!

☆☆☆

کرن - شعاع
گزان - نج کاری (نجی کرن)

ریکرسل

شور و غل

..... تمہارے غموں کے

آزے ترقی دے دیا

..... تصویروں کے

کو پہچاند

وہاں چوڑی

..... قسمیں کے

جیسے

سب سے اول و آخر

..... اس قیامت میں

پہنچیں

جس میں

موت ہے

کوشش نا تمام

بنتی

منتشر ہوتی لہریں

..... گنگنا رہی ہیں

ہر عہد کے

..... اپنے تقاضے ہیں

آج

دور دور تک

..... کوئی اپنا ہے

..... نہ کوئی بیگانہ

تنہا

راتیں اہولہیاں

ادھر ادھر

..... بھٹک رہی ہیں

شام

گھر پہ تالا ڈالے

رنگ و رامش کی محفلوں میں

..... سکون تلاش رہی ہے

آنکھیں مٹی

دھیان میں ڈوبی تھی

لوہی پہ لڑکی

بچہ

چشمی پادری

..... شمس، سونڈر ہے

وقت

نہ خرم سے

نہ وہ پستانے

..... نہ مہر و ششیں جا رہی ہیں

تیر

میں

.....

.....

.....

.....

.....

.....

صدائے باز گشت

وہ صدا

چند گھڑی کی

..... ملاقات

آفتگو

آنکھوں کو

..... خیرہ کرتی روشنی

دل دوز سناٹا

پھر صدا

صدا

پھر صدا

آزمائشیں

آزمائشیں

..... بس آزمائشیں

اس لمحے کا کرب

خونی پئے
آگے بڑھے

روح
سہم کر ڈبک گئی.....
اس لمحے کا کرب

روح
کھینچ کر لب پہ لے آتا ہے.....
دل سوزاں میں

بڑھتا ہے
اٹھتے ہیں.....

آسمان
بات ہے
جھرتی
باتی ہے

.....
.....
.....

لمس

لمس کی لذت
کرب کی اذیت
کیسی

اندر

پھیل رہی ہے.....؟

جس کا

کوئی

رنگ نہیں ہے.....

جاء بوجھا

ڈھنگ

نہیں ہے.....!!

☆☆☆

قدرت

سورج

آگ نہیں دھاتا.....

دھرتی

تھرانا نہیں ہے.....

مندیوں کے

پیانے

چمک چمکاتے.....

پتھر

سورج

برتر ہو جاتا بدل.....

سینا

سب دور ہے

بہت

پتھر

سب نہیں ہوتا

ایک بوند پانی

بارش.....!

کا ایک قطرہ

سیپ کے منہ میں

جائے تو

موتی بنے.....!

کیلے.....!

کی صحبت میں رہے

تو کا نور بن جائے.....!

سانپ.....!

کی سنگت ات

زہریلا کر دے.....!

اب

فیصلہ

صرف

اور صرف

تمہارے ہاتھ ہے.....!!



نہیں.....! کاٹو نہیں!!

درخت.....!

لہراتے

جھومتے

گنماتے

کانوں میں رس گھولتے

ہوا سے کھسک پھسک کرتے.....!

ہوا میں

بادلوں کے پیچھے بھاگتے

پکڑتے

پھنسنے والے.....!

پاپ

آنسوؤں بہاتے بدل

تو بھی

جھجھکتے.....!

.....!

دل مسوس کر رہ جاتیں

پیار سے

چمکارتیں، سہلاتیں

سرگوشیاں کرتیں

بادل

کسما کر

مُسکرا اٹھتے

تو کبھی

بے ساختہ کھٹکھٹا اٹھتے

اور

موتیاں

بکھر بکھر جاتے.....!

موتیوں میں.....!

خود کو چھپائی زندگی

انگڑائیاں لیتیں

چاملاتیں

مُسکرا اٹھتیں.....!

گر دو پیش

نگاہِ ذلتیں

اور چل چل باتیں.....

رنگِ بچوں کی حیلے موسم

رنگوں میں اتر کر

بکھر بکھر جاتے.....

پہاڑ

تیرے

ندقی اور

پیش پل اتے

پھر یہاں سے

تو کہہ سکتا ہوں میں

یہاں

پرواز

ایک پل

حدنگاہ

چکنی، کالی سڑک.....

دامیں

آسماں سے باتیں کرتیں عمارتیں.....

ہائیں

زمین کی قدم ہوتی کرتی جھوپڑیاں.....

اوپر

نیلگوں بیکراں آسماں

اور اس پر

گدھوں کی بارات.....

متجسس لگا تیں

چاروں جانب دیکھتیں

مایوسی دامن پکڑتی.....

پھر

آداس چشم حیراں

اُمید کی کرن تھامے
چاروں جانب بھٹکیں.....

مگر
ایک بھی
کیوتر نہیں اُٹھا.....

ہزاروں سوالات
ہوا میں لہرائے گئے.....

یہ
بوتر پرہ از جہول کئے.....؟

یہ
ایک جتنی بوتر نہیں رہا.....؟

یہ
مدحوں نے
نفسِ فانی جو.....

اوپک نرکچھن (نرکشن)

اساف روم میں

داخل ہوتے ہی

نظریں

حیرت زدہ رہ گئیں.....

اچنبھے سے

دیکھا ادھر ادھر

پوچھا

الو کہاں گئے.....؟

مدہوش صوفے.....

رقص کرتے پٹھے.....

مسکراتے درود یوار

اور قہقہے لگاتے

تینوں رجسٹروں نے

بیک وقت کہا

کیا؟.....؟

تمہیں پتہ نہیں؟.....؟

حیرت آفریں معائنہ

باتھوں میں

شیشے سے

موم رہا ہے.....؟

بہشت سے آن کی

ال

نور کیور

نور

واہ ری چتورانی

میں.....!

نے ایسی دہشت چھیلا لی

تہلکہ مہم کر

روپوش ہوا.....!

اب

تم ہی ہو

اسے لومڑی سیانی.....!

میں ہوں پتھر

یا خجری رانی

۱۳۹۰

نظم

مہرے

کی چادر میں

..... لپٹی جاڑے کی کالی رات

تھر تھر کا پتی

..... سداوتی اور سداوتی گئی

پنی

کے قہرے

..... نپ نپ چپے

پیدوں اور

نہی

..... جراتی

پیام آشتی

ہیچدار پہاڑوں پر

چڑھتے راتے

ہانپنے لگے.....

پیشانی پر

جھلملاتے آبدار

موتی پوچھے

نیچے

واد یوں میں دیکھا.....

بادلوں کے لہراتے آنچل

اوڑھے

مخمور

گنگنائی

مسکراتی

پہاڑوں کے قدم چومتی

واد یوں کی

آغوش میں مچلتی

سبز دزاروں سے

انگلیاں کرتی

نشے میں جھومتی

آبشاروں کو لگاتی

پیغامِ آشتی دیتی

نشیب کی جانب

برہنہ ندری.....

پیشکش

(1)

پوچھو جا کر شمع سے
عشق ہے کیا چیز؟
کیا پوچھتا پر وانہ سے

☆☆☆

(۲)

دیون ایک نرتگی ہے
گھر مقدس مندر
قربت ہجاری ہے۔

☆☆☆



خلعش شمس